روزہ:

تعارف:

عربی زبان میں روزہ کو صوم کہتے ہیں اس کی جمع ایام ہے صوم کے معنی اپنے آپ کو روکے رکھنا اور باز رہنا کے ہیں۔ شرعی اصطلاح میں صبح صادق سے لے کر غروب آفتاب تک عبادت کی نیت کے ساتھ کھانے پینے اور شہوانی خواہشات سے رکے رہنا کا نام روزہ ہے اللہ کی طرف سے دوسری عبادات جو مسلمانوں پر فرض کی گئی وہ روزہ ہے روزہ یکم رمضان ۲ھ میں فرض ہوا روزہ کو اسلامی عبادات میں بہت اہمیت حاصل ہے روزہ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ اس کو ارکان اسلام میں بنیادی رکن کے طور پر تیسرے درجے پر رکھا گیا ہے حضور پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے فرمایا:

"ہر چیز کی زکوۃ ہے اور جسم کی زکوۃ روزہ ہے"

ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "پس تم میں سے جو کوئی اس مہینے کو پائے اسے چاہیے کہ روزہ رکھے" (البقرہ: 185)

روزہ سے مقصود تقویٰ کا حصول ہے تاکہ انسان کے اندر ایسی استعداد پیدا ہو سکے جس کے ذریعے وہ گناہ کے خلاف مزاحم ہو سکے تمام عبادات کی طرح روزہ بھی اللہ تعالیٰ کے قرب کا ذریعہ ہے۔

حدیث قدسی ہے کہ:

"روزہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا"

ایک جانب روزے کی تربیت کا معیار عملی طور پر یہ ہیں کہ انسان کے اندر یہ احساس پیدا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لیے کھانے پینے اور جماع وغیرہ جیسی حلال چیزوں کو چھوڑ دیتا ہے تو وہ کیوں نہ اسی مالک کی رضا کے لیے حرام چیزوں کو بھی چھوڑ دے اس طرح روزے کے ذریعے انسان کے اندر مالک کی رضا پر عمل کا جذبہ پیدا ہوتا ہے روزہ ہر بالغ و عاقل شخص پر فرض ہے

امام راغب کہتے ہیں

"روزہ اصل میں کھانے، پینے اور جھوٹ بولنے سے اجتناب کا نام ہے"

سورۃ البقرہ آیت ۱۸۳ ہے:

"اے ایمان والوں تم پر روزے فرض کئے گئے جس طرح تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم متقی ہو جاؤ اور وہ گنتی کے چند دن ہیں"

رعایت اور شرائطِ روزہ:

روزہ صرف مسلمان عاقل اور بالغ، مقیم مرد اور عورت پر فرض ہے اس جسمانی مشقت والی عبادت میں بھی رعایت دی گئی ہے کہ جو لوگ مسافر ہوں وہ بعد میں قضا روزے رکھ کر چھوڑے ہوئے روزوں کی گنتی پوری کر سکتے ہیں زیادہ بیماری کی طرف بڑھنے والے مریض ایک روزے کے بدلے ایک مسکین یا مسافر کو دو وقت کا کھانا کھلا سکتے ہیں یا دو مساکین کو ایک وقت کا کھانا اس قسم کا کھلا دے جو عموماً وہ اس کے گھر میں پکتا ہے تندرست آدمی فدیہ دے کر جان چھڑانے کی کوشش کرے تو گنہگار کہلائے گا۔ سورۃ البقرہ (۱۸۴) میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے "اور ان لوگوں پر ایک محتاج اور دو وقت کا کھانا واجب ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہیں رکھتے"

روزہ کی اہمیت قرآن پاک کی روشنی میں:

روزہ کی اہمیت قرآن پاک میں بہت سی آیات میں بیان کیا گیا ہے

- سورۃ البقرہ (۱۸۷) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "رات تک روزہ پورا کرو"

- سورۃ البقرہ (۱۸۴) میں ارشاد باری تعالیٰ ہے:

ترجمہ: "اور یہ کہ روزہ رکھنا تمہارے لیے بہتر ہے اگر تم جانتے ہو۔"

- سورۃ البقرہ آیت ۱۸۵ میں ارشاد ربانی ہے کہ:

ترجمہ: جو تم میں یہ مہینہ (رمضان) پائے تو اسے چاہیے کہ وہ روزے رکھے۔

روزے کی اہمیت حدیث مبارکہ کی روشنی میں:

حضرت ابو ہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول پاک (ص) نے فرمایا،

"اللہ تعالیٰ نے رمضان کے روزے فرض کیے اور میں نے تمہارے لیے نمازِ تراویح تجویز کی پس جو لوگ روزے رکھیں گے اور تراویح پڑھیں گے ایمان اور احتساب کے ساتھ وہ اپنے گناہوں سے اس طرح پاک ہوں گے جیسے اس دن جب وہ پیدا ہوئے تھے، گناہوں سے پاک تھے"

ترمذی اور ابو داؤد کے ~~روایت~~ کے مطابق حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ حضور پاک (ص) نے فرمایا

"جو شخص رمضان کا ایک روزہ بھی بلا ~~نا~~ عذر شرعی (سفر اور مرض) میں چھوڑ دے پھر وہ تمام روزے رکھے تو بھی اس کی تلافی نہیں ہو سکتی"

حضور پاک (ص) نے ایک اور جگہ فرمایا:

"جو شخص روزہ دار کو روزہ افطار کروائے اس کو بھی روزہ دار کے برابر ثواب ملتا ہے"

رسول پاک (ص) نے روزے کے مطابق ایک اور جگہ ارشاد فرمایا کہ:

"بے شک روزے دار کے منہ کی بُو اللہ کو مشک سے زیادہ پسند ہے۔"

آنحضور (ص) نے روزہ دار کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے خوشخبری سنائی ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"انسان کا ہر عمل اس کا ہوتا ہے مگر روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا"

حضرت ابوہریرہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم (ص) نے فرمایا:

"روزہ ڈھال ہے پس جب تم میں سے کوئی روزہ دار ہو تو اسے چاہیے کہ بیہودہ بات نہ کرے اور جہالت کا رویہ اختیار نہ کرے اگر کوئی شخص اسے گالی بکے یا لڑے تو کہہ دے کہ میں روزہ سے ہوں۔"

نوافل روزہ:

بعض نوافل روزے منقول ہیں۔

- شوال کے مہینے میں 6 روزے رکھنا۔
- ہر سوموار اور جمعرات کے روزے رکھنا
- ہر قمری مہینے کی 13، 14، 15 کو روزے رکھنا
- یوم العرفہ (9 ذی الحج کا روزہ)
- یوم عاشورہ (10 محرم کا روزہ) ایک روزہ 9 یا 11 محرم کا بھی
- رجب اور شعبان کے مہینوں میں زیادہ سے زیادہ روزے
- جو لوگ حج نہیں کر رہے وہ پہلے 9 ایام کے روزے رکھیں

نفل روزہ اگر ٹوٹ جائے تو اس کی قضا نہیں ہوتی۔

روزہ کے آداب:

روزہ کے آداب مندرجہ ذیل ہیں:

۱۔ روزہ اس کی روح کے مطابق رکھا جائے:

روزہ کا مطلب ہے ہر گناہ سے رکنا لیکن اگر انسان گناہ کرنے سے بعض نہیں آتا تو روزہ کا اس کو کوئی فائدہ حاصل نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے بخاری شریف کی روایت کے مطابق:

"حضرت ابوہریرہ (رض) سے روایت ہے کہ رسول پاک (ص) نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا

سے روزے کے سوا ابنِ آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہوتا ہے لیکن روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔ روزہ ڈھال ہے اور جب تم میں سے کوئی شخص روزہ سے ہو تو نہ وہ جماع کی باتیں کرے اور نہ شور و شغب کرے اگر کوئی شخص اس کو گالی دے یا اس سے لڑے تو یہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں اور اس ذات کی قسم میں ~~فوائد و ثمرات ہیں سمیٹ سکتا~~ قبضہ قدرت میں میری جان ہے روزہ دار کے منہ کی بو اللہ تعالیٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے روزہ دار کے لئے دو خوشیاں ہیں ایک خوشی افطار کے وقت اور ایک خوشی اپنے رب سے ملاقات کے وقت حاصل ہوگی۔ اس وقت وہ اپنے روزے سے خوش ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ میں دیکھا جا سکتا ہے کہ روزہ کا حقیقی مقصد اس وقت حاصل ہو سکتا ہے جب انسان گناہوں کو چھوڑ کر اپنے رب کی طرف رجوع کرے اگر ایک طرف روزہ رکھا ہے اور دوسری طرف جھوٹ بول رہا ہے تو وہ شخص روزے کے حقیقی فوائد و ثمرات نہیں سمیٹ سکتا گناہ نہ چھوڑنے کی وجہ سے اس کی روح پاکیزہ نہیں ہوگی اور اس کے نفس کا تزکیہ نہیں ہو سکتا

روزہ ریاکاری سے پاک ہو:

روزہ سے تزکیہ نفس، امدادِ باہمی اور عدل اجتماعی کے مقاصد اس وقت حاصل ہوتے ہیں جب روزہ دکھاوے یا ریاکاری سے پاک ہو اور اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے ہو۔ کیونکہ جب رضائے الٰہی مقصود ہوتی ہے تو بندہ برے کاموں سے بچ رہتا ہے دکھاوے کا کوئی بھی عمل نہ صرف بربادی کا سبب ہے بلکہ ایک حدیث کی روشنی میں شرک پر مبنی ہے جیسا کہ ارشاد ہوا:

ترجمہ: جس نے دکھاوے کے لئے روزہ رکھا اس نے شرک کیا۔

شارحین حدیث نے اس حدیث پاک کی تشریح میں لکھا کہ اس شرک سے مراد شرکِ خفی ہے کیونکہ ریاکاری دراصل خود نمائی ہے جو اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں اپنی ادنیٰ ذات کا منفی اظہار ہے۔

روزہ خواہشِ نفس کے لئے نہ ہو:

محض روزہ اپنے نفس کی خواہش کو پورا کرنے کے لئے نہ رکھا جائے ~~یا رکھا ہو~~ مثال کے طور پر سوچے کہ "اگر روزہ نہ رکھا تو لوگ کہیں گے کہ دیکھو کتنا صحت مند ہے اور تندرست جسم کا مالک ہونے کے باوجود بھی روزے کا اہم فریضہ انجام نہیں دے رہا۔ ایسے مقاصد اور سوچ کا حامل روزہ کبھی بھی انسان کو تزکیہ نفس، امداد باہمی اور عدل اجتماعی جیسے اہم

مقاصد سے آشنا نہیں ہونے دیتا۔

روزہ کا مقصد ایمان اور احتساب ذات ہو:

اگر روزہ کا مقصد ایمان اور احتساب ذات ہو تو تزکیہ نفس اصلاح باطن اور دیگر اجتماعی جیسے مقاصد کو بہت اطمینان سے حاصل کیا جا سکتا ہے۔

اس حوالے سے ارشاد رسول پاک (ص) ہے:

ترجمہ: "جس نے ایمان اور احتساب کے ساتھ رمضان میں قیام کیا اس کے سابقہ گناہ بخش دیئے جائیں گے"

روزہ کے روحانی، انفرادی اور اجتماعی اثرات

(۱) تزکیہ نفس:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "بے شک وہ فلاح پا گیا جس نے اپنا تزکیہ کر لیا۔"

(۲) اطاعتِ خداوندی:

ارشادِ باری تعالیٰ ہے

ترجمہ: "اللہ کی اطاعت کرو اور رسول پاک ﷺ کی اطاعت کرو"

۳۔ رضائے الٰہی کا حصول:

روزہ دار کے بارے میں حدیث قدسی ہے:

ترجمہ: "روزہ میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا"

۴۔ تحمل و برداشت:

صبر کے بارے میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے کہ:

ترجمہ: "بے شک صبر کرنے والوں کو پورا دیا جائے گا اُن کا اجر بغیر کسی حساب کے"

۵۔ تعمیرِ سیرت:

آپ ﷺ نے فرمایا:

ترجمہ: "اللہ تعالیٰ کو کسی آدمی کے بھوکا پیاسا رہنے سے کوئی مطلب نہیں"

۶۔ تقویٰ: ارشادِ باری تعالیٰ ہے (البقرہ - ۱۸۳)

ترجمہ: "اے ایمان والو! تم پر روزے فرض کئے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کئے گئے تھے تاکہ تم پرہیزگار بن جاؤ"

۷۔ امدادِ باہمی:

ترجمہ:

Details in my own words of (Sub headings)

۸۔ عدل اجتماعی:

۹۔ شکر:

۱۰۔ بہترین قوم کی تشکیل

۱۱۔ باہمی اتفاق اور اتحاد

۱۲۔ اجرِ عظیم

خلاصہ بحث :-

روزہ کا مقصد تقوی کا حصول ہے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے "تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ" سے واضح ہے تقوی انسان کے اندر احتساب دہی کا احساس دلاتا ہے کیونکہ محشر کے دن بندے کو اپنے مالک کی بارگاہ میں اپنے تمام اعمال کے ساتھ پیش ہونا ہے اور وہاں کسی سے کوئی رعایت نہیں برتی جائے گی۔ صبر بھی روزے کے ذریعے ہی حاصل ہوتا ہے کیونکہ انسان کو روزے کی حالت میں بہت سی چیزوں کی مشق کروائی جاتی ہے اگر کوئی درج بالا آداب کو ملحوظ کرتے ہوئے روزے سے حقیقی فوائد و ثمرات حاصل کر لیتا ہے تو یقیناً وہ اقبال کے تصورِ مومن پر پورا اترتا ہے۔

اس کی امیدیں قلیل، اس کے مقاصد جلیل
اس کی ادا دل فریب، اس کی نگہ دل نواز
نرم دمِ گفتگو، گرم دمِ جستجو
رزم ہو یا بزم ہو پاک دل و پاک باز